جب الفاظ، اقدار اور اعمال کے درمیان تکرار ختم ہو جائے

دیانتداری کامل ہونے کا نام نہیں بلکہ مکمل اور یکجا ہونے کا نام ہے۔ یہ اس خاموش ہمت کا نام ہے کہ انسان تقسیم ہوئے بغیر ایک ہی شخصیت بن کر جیے، جہاں اس کے الفاظ، اعمال، اس کا عوامی تشخص اور نجی رویہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔ جب ہم اپنی خامیوں کے جواز تراشنا چھوڑ دیتے ہیں اور انہیں تسلیم کرنا شروع کر دیتے ہیں، تو ہمارے اندر کچھ ٹھہر سا جاتا ہے۔ سکون راحت سے نہیں، بلکہ ہم آہنگی سے حاصل ہوتا ہے۔ مکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے عقائد اور طرزِ عمل ایک ہی جگہ ہم آہنگ ہو کر ٹھہر جائیں۔

"جب آپ دیانتداری کی بات کرتے ہیں، تو آپ کی اصل مراد کیا ہوتی ہے؟" میں نے دھیمے لہجے میں، تقریباً ہچکچاتے ہوئے ان سے پوچھا۔ انھوں نے فوراً جواب نہیں دیا۔

اس کے بجائے، انھوں نے مجھ سے ایک سوال کیا۔ "کیا آپ کے خیالات کبھی آپ کے اعمال سے مختلف ہوتے ہیں؟"

میں نے نظریں چراتے ہوئے کہا، "اکثر"۔

انھوں نے سر ہلایا اور کہا، "ہماری زیادہ تر تھکن اسی اختلاف اور تکرار سے پیدا ہوتی ہے"۔ انھوں نے وضاحت کی کہ دیانتداری کوئی اخلاقی تمغہ یا کمال حاصل کرنے کا دعویٰ نہیں ہے، بلکہ یہ مکمل ہونے کی کیفیت ہے۔ یعنی ایک اکائی بن جانا اور مختلف روپ اختیار نہ کرنا ہے۔ "جب آپ کے عقائد آپ کو ایک سمت کھینچتے ہیں،" انھوں نے کہا، "اور آپ کا عمل دوسری طرف جاتا ہے، تو آپ تقسیم ہو جاتے ہو۔ دیانتداری یہ ہے کہ آپ کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔

میں نے پوچھا، "تو کیا دیانتداری کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کوئی غلطی نہ ہو؟"

وہ مسکرائے، "اگر ایسا ہوتا، تو کوئی بھی انسان کبھی دیانتدار نہ کہلا سکتا"۔

انھوں نے ایک سادہ مگر تلخ مثال دی: "تصور کریں کہ آپ کسی کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کسی تیسرے شخص پر تنقید کر رہے ہیں، اس کی خامیاں نکال رہے ہیں اور اس کے فیصلوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ پھر بعد میں جب آپ اسی شخص سے ملتے ہیں، تو گرمجوشی سے مسکراتے ہو اور شائستگی سے بات کرتے ہیں"۔

میں نے اثبات میں سر ہلایا، "ایسا تو ہر وقت ہوتا ہے"۔

انھوں نے پرسکون انداز میں کہا، "یہ ایک دراڑ ہے۔ آپ کے الفاظ اور آپ کی اقدار اب ایک نہیں رہے"۔ انھوں نے وضاحت کی کہ یہی وجہ ہے کہ ایسا رویہ اندر ہی اندر انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ یہ صرف اس غیر موجود شخص کو نقصان نہیں پہنچاتا، بلکہ بولنے والے کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، کیونکہ اندرونی طور پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دو مختلف وجود بیدار ہو چکے ہیں۔ "ایک وجود پیٹھ پیچھے کے لیے،" انھوں نے کہا، "اور دوسرا وجود آمنے سامنے کے لیے"۔

میں نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی، "لیکن کبھی کبھی ہم صرف اپنا غصہ نکال رہے ہوتے ہیں"۔

انھوں نے بحث نہیں کی، "بھڑاس نکالنا بھی دراصل اپنی روح کو یہی سکھانا ہے کہ آپ کیا بننے کے لیے تیار ہو"۔ پھر انھوں نے ایک ایسی بات کہی جو میرے دل میں نقش ہو گئی:
"دیانتداری یہ نہیں ہے کہ آپ کس چیز کا دعویٰ کرتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ آپ کیا عمل اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں"۔ "دیانتداری یہ تقاضا نہیں کرتی کہ آپ اپنی اقدار پر سو فیصد عمل کر سکیں،" انھوں نے کہا، "بلکہ یہ تقاضا کرتی ہے کہ آپ انہیں تسلیم کریں"۔

"یہ اس سے مختلف کیسے ہے؟" میں نے پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا، "جب آپ سے کوتاہی ہوتی ہے، تو کیا آپ اس کا جواز پیش کرتے ہیں یا اس کمی کا اعتراف کرتے ہیں؟"

انھوں نے وضاحت کی کہ دیانتداری سے عاری شخص کے پاس ہمیشہ وضاحتیں تیار ہوتی ہیں: حالات، لوگ، دباؤ، مزاج، یا بچپن ـــــ ذمہ داری کے سوا کچھ بھی۔ "ایک دیانتدار شخص کہتا ہے: یہ وہ قدر ہے جس پر میں یقین رکھتا ہوں۔ آج میں اس پر پورا اترنے میں ناکام رہا۔ اور پھر وہ خاموش ہو جاتا ہے"۔

انھوں نے مجھے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں بتایا جس نے ایک میٹنگ میں کھلے عام اعتراف کیا، "میں نے اس اصول کی حمایت تو کی تھی، لیکن اس ہفتے میں خود اس پر عمل نہیں کر سکا۔ مجھے اسے درست کرنے کی ضرورت ہے۔" انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی جذباتی معافی نہیں تھی اور نہ ہی خود سے نفرت۔ بس سچائی تھی۔

"پھر کیا ہوا؟" میں نے پوچھا۔

انھوں نے جواب دیا، "اعتماد بڑھ گیا، کیونکہ لوگ آپ سے کمال کی توقع نہیں رکھتے، وہ ربط اور ہم آہنگی چاہتے ہیں"۔

انھوں نے وضاحت کی کہ دیانتداری چار تہوں کے درمیان ہم آہنگی کا نام ہے:

آپ کا یقین کیا ہے۔

آپ کہتے کیا ہیں۔

آپ کی خواہش کیا ہے۔

اور آپ حقیقت میں کرتے کیا ہیں۔

"جب یہ تہیں مختلف سمتوں میں ہوتی ہیں،" انھوں نے کہا، "تو آپ بکھرا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ جب وہ ایک ہی سمت میں آ جائیں — خواہ وہ عمل نامکمل ہی کیوں نہ ہو — تو آپ خود کو پرسکون اور مستحکم محسوس کرتے ہیں"۔ انھوں نے توقف کیا، "سکون اکثر ہم آہنگی کا نتیجہ ہوتا ہے، آرام کا نہیں"۔

میں نے ان سے پوچھا، "پھر دیانتداری اتنی مشکل کیوں ہے؟"

انھوں نے کہا، "کیونکہ یہ 'دوہری زندگی' کا سکون چھین لیتی ہے۔ اب آپ اپنی اداکاری کے پیچھے نہیں چھپ سکتے"۔ انھوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ عوامی دکھاوے کے لیے ایک طرح کے اصول رکھتے ہیں اور اپنی ذاتی سہولت کے لیے دوسرے۔ دیانتداری اس فرق کو ختم کر دیتی ہے۔ انھوں نے کہا، "آپ ہر جگہ ایک ہی انسان بن جاتے ہو"۔ "یہ شروع میں خوفناک لگتا ہے، لیکن پھر یہی چیز آزادی بخشتی ہے"۔

انھوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "ایک ٹوٹے ہوئے آئینے کا تصور کریں۔ اس کا ہر ٹکڑا آپ کے چہرے کا ایک حصہ تو دکھاتا ہے، لیکن کوئی بھی ٹکڑا مکمل عکس نہیں دکھاتا۔ دیانتداری ان دراڑوں کو چمکانے کا نام نہیں ہے، بلکہ دوبارہ ایک پورا آئینہ بننے کا نام ہے"۔

میں کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔

"تو دیانتداری،" میں نے آخرکار آہستہ سے کہا، "بے عیب ہونا نہیں ہے، بلکہ غیر منقسم ہونا ہے"۔

انھوں نے اثبات میں سر ہلایا، "بالکل۔ ایک ہی ذات، ایک ہی سمت اور ایک ہی آواز"۔

جب میں وہاں سے نکلا، تو مجھے ایک ایسی بات کا احساس ہوا جو پریشان کن بھی تھی اور امید افزا بھی۔ دیانتداری کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کا آپ دعویٰ کریں۔ یہ وہ عمل ہے جو آپ ہر اس وقت کرتے ہیں جب آپ دکھاوا کرنے سے انکار کرتے ہیں، جب آپ جواز تراشنے سے انکار کرتے ہیں، اور جب آپ اپنی اقدار اور اپنے اعمال کو ایک، یعنی ہم آہنگ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور شاید مکمل ہونے کا اصل مطلب یہی ہے۔